



سوال

(534) قسم ميثت الہی کے ساتھ

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت ابن عمرؓ سے مروی اس حدیث کا کیا معنی ہے جس میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«من علف علی یمن، فقال: إن شاء الله، فلا حث علیہ۔ (شرح السیۃ للبخاری)»

”جس نے قسم کھاتے ہوئے ان شاء اللہ کہہ دیا تو اس پر کفارہ نہیں ہے؟“

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ انسان جب کوئی قسم کھاتے ہوئے ان شاء اللہ کہہ دے اور پھر وہ قسم کو پورا نہ کر سکے تو اس پر کفارہ نہیں ہے مثلاً کوئی شخص یہ کہے کہ انشاء اللہ میں یہ کام ضرور کروں گا اور پھر وہ اسے نہ کرے یا یہ کہے کہ انشاء اللہ میں یہ کام نہیں کروں گا اور وہ اسے کر لے تو اس حال میں اس پر کفارہ لازم نہیں ہوگا کیونکہ اس نے انشاء اللہ کہہ دیا تھا لہذا قسم کھانے والے کو چاہئے کہ وہ انشاء اللہ کہہ دیا کرے تاکہ قسم پورا نہ کر سکنے کی صورت میں اس پر کفارہ لازم نہ ہو۔

بوقت قسم انشاء اللہ کہنے کا ایک فائدہ یہ بھی ہوگا کہ اس سے وہ کام آسان ہو جائے گا جس پر قسم کھائی ہو۔

حدا معندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 3 ص 511



محدث فتویٰ